THE ALFAZL QADIAN

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا (الہام حضرت مسیح موعود)

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر۔ غلام نبی ٭ اسسٹنٹ۔ مہر محمد خان ٭

نمبر ۴۳ | مورخہ یکم دسمبر ۱۹۲۱ء | یوم پنجشنبہ | مطابق ۳۰ ربیع الاول ۱۳۴۰ھ | جلد ۹

فہرست

مدینۃ المسیحؑ

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی طبیعت اچھی ہے ٭

میاں عبدالکریم خان صاحب سنوری چند ماہ کی علالت کے بعد یہاں آکر فوت ہو گئے۔ اور مقبرہ بہشتی میں دفن کئے گئے۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں۔ اور دُعائے مغفرت کریں ٭

دو دن سکھوں کا جلسہ ہوا۔ جسمیں اونھوں نے پہلے کی طرح اعتراضات کرنے یا گفتگو کے لیے آمادگی ظاہر کرنے کی بجائے پند و نصائح تک ہی لیکچر محدود رکھے ٭

مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام

تبلیغی دورہ

چار دن کی سرگذشت

ایک ہفتہ کا دورہ

میں پہلے لکھ چکا ہوں۔ کہ ان دنوں میں دورہ میں مصروف ہوں اور دورہ پروگرام کا جزو اعلیٰ ہے۔ اس پروگرام کے مطابق میں ضلع Winnebah اور ضلع سالٹ پانڈ ہر دو کا دورہ کر چکا ہوں۔ اول الذکر ضلع کا ایک حصہ باقی تھا اور وہ اس آخری دورہ میں ختم کیا۔ اسمیں ۱۳۰۸ میل کا سفر کیا اور علاوہ فرداً فرداً ملاقات و تبلیغ کے پانچ مقامات پر تقریریں کیں۔ اس ہفتہ یا ہفتوں کے پہلے چار دن یا چار منزلیں میری زندگی کے پُر واقعہ ایام کی دلچسپ سرگذشت ہیں۔

منزل مقصود

آسمان صاف اور سڑک کھلی تھی۔ پہلا دن دورہ کے پروگرام کا پہلا دن تھا۔ ... نام حلقہ کا معائنہ تھا۔ اور لوگ آج اس مقام پر جمع تھے نو بجے موٹر سالٹ پانڈ سے روانہ ہوئی۔ ۲۰ میل خیر سے گذرے۔ مگر اس کے بعد سلسلہ حادثات شروع ہوا۔ ڈرائیور کی کوتاہ اندیشی اور سڑک کی خرابی نے موٹر کو کیچڑ سے بغلگیر کرا دیا۔ اور پہیے اسقدر دھنس گئے کہ ان کا باہر نکلنا محال ہو گیا۔ ایک گھنٹہ کے انتظار کے بعد نزدیک کے گاؤں سے چند مزدور لائے گئے۔ اور موٹر کو کھینچ کر کیچڑ سے نکالا گیا۔ دریا خیر سے عبور کیا۔ مگر ٹائر پھٹ گیا۔ اور اسکی مرمت کے لئے انتظار کرنا پڑا۔ اب منزل مقصود قریب

آگئی۔ شاہی سڑک پر دو آدمی استقبال کے لئے موجود تھے۔ ان کے ساتھ جنگل کی سڑک پر روانہ ہوئے۔ ان لوگوں نے غلطی کی کہ راستہ میں کی کٹھن اور سخت اترائی کا ذکر نہ کیا۔ موٹر اسپر اُترتے وقت اسقدر خراب ہوگئی کہ اس کا آگے جانا محال تھا جنگل میں موٹر چھوڑ کر آگے پیدل روانہ ہوئے۔ اور انیام سے ایک میل اُوپر لڑکے لڑکیاں جھنڈیاں ہاتھوں میں لئے آگئے۔ اور صلی علے محمد کا گانا حسب دستور شروع ہوا۔ میں نے خوشی سے یہ فرق دیکھا کہ لڑکے جُدا اور لڑکیاں جُدا تھیں۔ الحمدللہ کہ جو بات میں ناپسند کروں یا جس کا حکم دُوں۔ اس کی فوراً تعمیل کی جاتی ہے۔ اور اس طرح منزل مقصود پر پہنچا۔

وعظ و نصائح اور اخلاص جماعت

منزل مقصود پر پہونچکر نماز جمعہ پڑھائی اور چونکہ انگریزی دان ترجمان موجود نہ تھا۔ اسلئے عربی میں خطبہ پڑھا اور ترجمان نے فینٹی میں اسے ادا کر دیا۔ اور میرے مافی الضمیر کا احسن طور پر اظہار کیا۔ بعد جلسہ جماعت کو نصائح کیں اور ایک ہوسا مسلم صاحب سے عربی میں گفتگو کرکے اسے سلسلہ احمدیہ کی خصوصیات سمجھائیں۔ اس شخص نے حقاً حقاً اور حقاً پکار کر تصدیق کی۔ چونکہ موٹر راستہ میں خراب ہوگئی تھی۔ اور ضرورت تھی۔ کہ ۵۰ آدمی جاکر اسے پہاڑی پر چڑھا کر سڑک تک پہنچا دیں۔ اسلئے میں نے کہا۔ جو لوگ خوشی سے جانا چاہیں۔ یہ کام کریں۔ مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہوئی۔ کہ امیر ابراہیم اور چیف امام اور جماعت اباکوا جو اسجگہ مہمان تھے۔ سب سے پہلے اُٹھے اور کہا کہ ہم جائینگے بوڑھے بارسوخ لوگوں کا اٹھنا ایک طرف ان کے اخلاص کا اظہار کرنے کا باعث ہوا اور دوسری طرف نوجوانوں کو جوش دلانے کا۔ سب جماعت کھڑی ہوگئی۔ اور میں نے ۵۰ نوجوان مقامی بھجوا دیئے۔

انشاءاللہ فینٹی اچھے احمدی ثابت ہونگے۔ اسجگہ میں نے عیسائیوں اور بُت پرستوں کو جو علیحدہ جمع تھے۔ دو وعظ کئے اور ان کے سوالات کا جواب دیا۔ ترجمان عربی دان اور کچھ وقت کے لئے ایک معمولی انگریزی دان تھا۔

رات کو نیند مفقود

شام کو بعض مسیحی بائبل لیکر آئے اور جب میں نے دو بائبلیں لیکر جو میں ساتھ رکھتا ہوں انہیں سے ایک سے کہا کہ اچھا آپ متی باب ۲۴ آیت ۲۱ نکالیں تو اس نے جھٹ آیت نکالدی۔ اسکے بعد میں نے کہا کہ اچھا آپ یہی آیت اس دوسری بائبل سے نکالیں۔ غریب حیران ہو گیا۔ اور آیت نہ ملی۔ اس سے فارغ ہو نماز پڑھکر میں بستر پر لیٹا۔ مگر لکڑی کی تخت نما چارپائی پر صرف ایک چادر بچھی تھی۔ اور ہڈیوں و سخت لکڑی میں ایسی جدوجہد ہوئی۔ کہ رات اللہ تعالیٰ سے باتیں کرتے اور کمرے کی تصویریں گنتے گذری۔ کمرے کی دیواروں پر کثرت سے تصویریں چسپاں تھیں۔ اور سب کی سب مسیحی بُت پرستی کا نمونہ تھیں۔ ایک میں گدھے پر مسیحی خدا بچپن کی حالت میں سوار تھا۔ ماں گدھے پر اور باپ ساتھ پیدل چلتا تھا۔ دوسری میں خدا باپ لمبی ڈاڑھی والا بائیں طرف اور خدا بیٹا تاج پہنے دائیں طرف۔ دونو ہاتھ میں ہاتھ ڈالے محراب بناکر کھڑے تھے۔ اُوپر ایک کبوتر اُڑتا دکھائی دیتا تھا نیچے ایک پری جمال عورت خدا روح القدس تھی۔ تیسری تصویر میں سات آسمان بشکل قوس بنائے تھے۔ اور سب سے اُوپر بوڑھا خدا بیٹھا تھا۔ نیچے ہر آسمان پر ایک اور خدا معہ بیوی کی پیدا کردہ مخلوق کے بیٹھا تھا۔ ایک تصویر پر برہنہ مسیح صلیب پر لٹکا تھا۔

میرے خیال میں ہندو بُت پرست تثلیث پرست بُت پرستوں سے بدرجہا بہتر ہے۔ اول الذکر کی بُت پرستی میں فلسفہ اور موخرالذکر کی بُت پرستی میں توہمات ہیں۔ مجھے اس کمرہ میں ایک تصویر بہت پسند آئی۔ وہ ایک بھولی چھوٹی سی لڑکی کی تصویر تھی۔ جو آنکھیں آسمان کی طرف کئے ہاتھ اُٹھائے دُعا مانگ رہی تھی۔ اور ایک تصویر اس کے قریب تھی۔ جسمیں ایک مبلغہ مسیحیہ قید خانہ میں ہاتھ جکڑے پڑی تھی۔ اس تصویر نے مجھے شرمندہ کیا۔ اور رات کی بے آرامی یادِ خدا میں صرف ہوئی۔ اور بار بار یہ کہا۔ الٰہی عجب سے بچا۔ ابھی کیا کیا ہے۔ آہ ابھی تو اس عورت سے بھی بازی نہیں لے جا سکا۔ چھوٹی چھوٹی تکالیف پر گھبراتا ہوں۔ معاف کر بخش دے۔ درگذر فرما اور معاف کر۔

ع کام تیرا کام ہے ہم ہیں نزار و زار

صلیب پرستی

میں نے اپنے سفروں میں یہاں یہ امر اکثر مواقع پر دیکھا ہے کہ صلیب کا پہننا یا رکھنا ایک معمولی امر سمجھا جاتا ہے۔ بلکہ عیسائیوں کی دیکھا دیکھی مسلمان بھی صلیب پرستی میں محد ہوتے ہیں۔ میں نے تین موقعوں پر اس رسم قبیح کو توڑا ہے۔ اور امید ہے کہ اب اصلاح ہوگی۔

(۱) ایک شخص ہاتھ میں صلیبی عصا لئے نماز عید پڑھنے آیا میں نے اس کا نام پوچھا۔ اُس نے کہا ماما (محمد) مجھے اس کی صلیب دیکھ کر غصہ آیا۔ جسے میں ضبط نہ کرسکا۔ اور اس صلیب کو توڑنے کی رسم کا میں نے خود آغاز کیا۔ میرا ہاتھ لگتا دیکھ کر محمد نے خود اُسے توڑ ڈالا۔

(۲) ایک لڑکی کے گلے میں ہار اور ہار میں صلیب تھی لڑکی کا نام پوچھا تو فاطمہ۔ میں نے اس کی صلیب کی طرف اشارہ کرکے اظہار ناپسندیدگی کیا۔ اور فاطمہ نے جھٹ اس بُت کو ہار سے نکالدیا۔

(۳) میرے استقبال پر جو جھنڈیاں لائی گئیں۔ ان میں ایک لمبی صلیب کی شکل کی تھی۔ اور ایک لڑکا اُسے ہاتھ میں لئے اظہار خوشی کر رہا تھا۔ میں نے اشارہ سے منع کیا۔ اور صلیب اسی قسمت سے دوچار ہوئی۔ جو اس کے لئے مقدر ہے۔

(باقی آئندہ) عبدالرحیم نیر

پرنس آف ویلز کے نام حضرت خلیفۃ المسیح کا تار اور اُس کا جواب

پرنس آف ویلز کے ورود ہند کے موقعہ پر حسب ذیل تار حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی طرف سے روانہ کیا گیا:۔

"وارث تخت برٹش ایمپائر۔ میں اپنی طرف سے اور جماعت احمدیہ کے نصف ملین سے زیادہ افراد کی طرف سے جو تمام حصص ایمپائر کے علاوہ دیگر ممالک میں بھی پھیلی ہوئی ہے۔ ہندوستان میں آپکے ورود پر آپکو مبارکباد دیتا ہوں۔ میں خدا تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ آپکی آمد کو محبت اور امن کا موجب بنائے اور آپکے سفر میں برکت دے اور آپکے کاموں میں آپکی رہنمائی کرے۔"

اسکے جواب میں حسب ذیل تار موصول ہوا:۔

"حسب خواہش ہز رائل ہائینس میں آپ کا آپکے پیغام خوش آمدید پر جو آپنے اپنی اور اپنی جماعت کی طرف سے بھیجا ہے شکریہ ادا کرتا ہوں

الفضل (بسم اللہ الرحمن الرحیم)

قادیان دارالامان - یکم دسمبر ۱۹۲۱ء

حضرت احمدؑ اور اعجاز احمدیہ

اخبار پیغام مورخہ ۱۸ اکتوبر ۱۹۲۱ء میں حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ عارضی مدیر نے ایک مضمون زیر عنوان "کیا حضرت میرزا صاحب نے اپنے دعویٰ نبوت کے ساتھ یہ تحدی کی تھی۔ کہ قصیدہ اعجازیہ اور تفسیر سورہ فاتحہ ان کی بے نظیر ہے" لکھا ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ نہ تو حضرت احمد علیہ السلام نبی اللہ ہیں۔ اور نہ یہ دونوں تحریرات وہ حقیقت اعجاز اپنے اندر رکھتی ہیں۔ جو نبی کے اعجازی کلام میں ہوتی ہے۔

جبکہ خود خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو فرمایا ہے یا نبی اللہ یا ایھا النبی اور فرمایا ہے۔ یا احمد جعلت مرسلا۔ سیقول لک العدو لست مرسلا۔ قل یا ایھا الکفار انی من الصادقین یعنے اے احمدؑ تو رسول بنایا گیا ہے۔ تیرا دشمن کہتا ہے کہ تو رسول نہیں۔ کہدے کہ اے گروہ کفار میں صادق مدعی نبوت ہوں۔ تو اس کے مقابلہ میں کسی کے آپ کو نبی نہ کہنے سے یہ نہیں ہو سکتا کہ آپ نبی نہ رہیں اور جس طرح ابوالحکم کی تکذیب سے حضرت محمد رسول اللہ ہی رہے۔ اسی طرح آپ بھی نبی ہی رہینگے۔ ہاں تکذیب رسل کا جو پھل ابوالحکم نے پایا وہی اس کے مثیل پائینگے

حکیم صاحب لکھتے ہیں۔ کہ اگر انسانی کلام کی بھی کوئی مثل نہیں بنا سکتا۔ خواہ وہ بفرض محال کسی پیغمبر کا ہی کلام ہو۔ تو پھر قرآن کریم کی یہ دلیل باطل ہوتی ہے کہ ان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتوا بسورۃ من مثلہ۔ الخ

مگر یاد رہے کہ ایک خدا تعالیٰ کا کلام ہے۔ اور دوسرا نبی کا کلام۔ جس کے ساتھ الٰہی تصرف۔ خدا تعالیٰ کا کلام قرآن کریم ہے۔ جس کا یہ دعویٰ ہے کہ فاتوا بسورۃ من مثلہ۔ اور تیرہ سو سال تک کوئی انسان اس کے جواب پر قادر نہ ہوا۔ اور کیونکر کوئی قادر ہو سکتا جبکہ مثل لانے والے انسان تھے۔ خدا نہ تھے۔ اور انسان کا عذر ہو سکتا تھا۔ کہ بیشک ہم انسان ہیں ہم خدا تعالےٰ کے کلام کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اور تیرہ سو سال کا زمانہ اس پر شاہد ہے۔ لیکن کوئی انسان یہ مطالبہ کر سکتا ہے۔ کہ اگر خدا تعالیٰ کسی انسان میں یہ کمال رکھ دے۔ کہ ہم اس سے اپنے ہم جنس کے کلام کا مقابلہ نہ کر سکیں۔ تو ہم جانیں کہ خدا تعالیٰ انسان کو مافوق العادت قابلیت دے سکتا ہے۔ اس صورت میں بھی چونکہ الٰہی تصرف اس کے ساتھ ہو گا۔ اسلئے جمیع انسان بسبب تصرف الٰہی اس انسان کے کلام کا مقابلہ بھی نہیں کر سکتے اور بالمقابل لوگ عاجز آ جاتے ہیں۔ باوجودیکہ جس امر کا مطالبہ ہے وہ ایک انسان کا کام ہے۔ مثلاً حضرت موسےٰ علیہ السلام نے سوٹے کا سانپ بنایا تو دوسرے ساحران کے اس فعل پر غالب نہ آ سکے۔ حالانکہ یہ ایک انسانی فعل تھا۔ مگر چونکہ اس فعل کے ساتھ تصرف الٰہی تھا۔ اسلئے دوسرے لوگ ایسا نہ کر سکے اور آج تک کوئی انسان نہیں کر سکا۔

اسی طرح وہ کلام جو حضرت مسیح موعود کا ہے۔ تصرف الٰہی سے لکھا گیا۔ اس لئے اس کا مقابلہ کوئی انسان نہیں کر سکتا۔ ہاں اگر مرہم عیسےٰ صاحب کو انکار ہو۔ تو ادھر ادھر کی فضول باتیں بنانے کی بجائے اپنے امیر قوم مولوی محمد علی صاحب سے عرض کریں کہ وہ اپنے سارے ساتھیوں کے اس سالانہ جلسہ پر حضرت مسیح موعود کے کلام کے مقابلہ میں اپنا کلام پیش کریں۔

مگر یاد رہے۔ جس طرح قرآن کریم کے ساتھ الٰہی تصرف کام کر رہا تھا۔ اور لوگ لو نشاء لقلنا مثل ھذا کی بکواس کرتے کرتے رہ گئے۔ اسی طرح اب ہو گا۔ حالانکہ اب مطالبہ بہت آسان ہو گیا ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے تیرہ سو سال کے بعد ایک انسان کو یہ قدرت دی ہے۔ کہ وہ ایک اعجازی قصیدہ یا تفسیر سورہ فاتحہ لکھ دے۔ اور اس کے ساتھ اعلان کر دے۔ کہ لو اس کی مثل لاؤ۔ اور تصرف الٰہی وہ کام کرے کہ کوئی فرد عرب و عجم میں سے اسکی مثل لانے پر قادر نہ ہو سکے اور خدا تعالےٰ نے لوگوں کو اس رنگ میں ملزم کر دیا۔ کہ لو نشاء لقلنا مثل ھذا کی بڑ ہانکنے والے خدا کے کلام کا مثل تو کیا لائینگے۔ ایک انسان کے کلام کی نظیر پیش کرنے پر بھی قادر نہیں ہو سکتے جبکہ الٰہی تصرف اس کے ساتھ ہے۔ حالانکہ یہ امر منکروں کے لئے آسان تھا۔ کہ اس کی مثل لاتے۔ کیونکہ یہ خدا کا کلام نہ تھا۔ بلکہ انسان کا کلام تھا۔ مگر اس کے مثل پر لو نشاء لقلنا مثل ھذا کے مدعی بھی قادر نہ ہو سکے۔ اور یہی معجزہ تھا۔

اگر قرآن کریم کے مثل کے مطالبہ میں منکروں کا ناکام رہنا سیدنا حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور صداقت کا ثبوت ہے۔ تو قصیدہ اعجازیہ اور تفسیر سورہ فاتحہ کے مثل کے مطالبہ پر منکروں کا نامراد ہونا سیدنا حضرت احمدؑ کی نبوت اور صداقت کا کیوں نشان نہیں۔ کیا وجہ ہے۔ کہ ایک امر ایک نبی کی صداقت پر گواہ ہو۔ مگر اسی قسم کا امر دوسرے نبی کی صداقت پر شاہد ناطق نہ ہو۔ پھر ایک نبی کا کلام بے مثل ہونے اور کسی کے اس کی نظیر نہ لانے سے یہ نتیجہ کس طرح اخذ کیا جا سکتا ہے۔ کہ اس سے قرآن کریم کے بے مثل ہونے کا دعویٰ باطل ہو گیا۔ جبکہ یہ کلام رسول اسی کلام اللہ کی تصدیق اور تائید میں پیش ہو نہ کہ اس کے مثل اور نظیر کے طور پر۔

مرہم عیسیٰ صاحب لکھتے ہیں۔ تفسیر سورہ فاتحہ اور قصیدہ اعجازیہ اس رنگ میں تو مسیح موعود کی سچائی کا نشان ہو سکتے ہیں کہ حضرت نے اس کے متعلق کسی خاص میعاد تک پیشگوئی کے طور پر فرمایا ہو کہ اس جیسی کلام دوسرے مولوی نہیں لکھ سکینگے۔ مگر یہ دونوں تحریریں آپ کی نبوت پر دلیل نہیں ہو سکتیں۔

لیکن سوال یہ ہے۔ کہ اگر حضرت صاحب نے یہ لکھ دیا کہ دوسرے مولوی اس کی مثل لانے پر قادر نہ ہو سکے تو اسکو آپ نے میعادی پیشگوئی کیوں قرار دیا۔ کیا حضرت صاحب نے کہیں یہ بھی لکھا ہے۔ کہ میعاد مقررہ

کے گذر جانے پر بھر یہ مخالف مولوی اس کی مثل لانے پر قادر ہو سکیں گے۔ اگر کہیں سیدنا حضرت احمد نبی اللہ نے ایسا لکھا ہے تو پیش کیجئے۔

در اصل میعاد اس لئے مقرر کی گئی تھی کہ اگر میعاد مقررہ گذر جائے۔ تو خدا تعالیٰ کے عرفان کے دروازے منکران مسیح موعود پر کھل جاویں گے۔ اور پھر وہ ایسے معارف ایسی فصیح عربی میں لکھ سکیں گے۔ صرف میعاد مقررہ میں اس سے عاجز رہینگے۔ بلکہ یقیناً یقیناً حضرت احمد نبی اللہ کے منکر مولوی معارف قرآنیہ سے تا ابد بے نصیب اور فصیح عربی لکھنے سے جیسی کہ حضرت صاحب نے لکھی ہے۔ تا قیامت عاجز رہینگے اور یہ حضرت سلطان القلم علیہ السلام کا یہ معجزہ جاویدانی ہے تقرر میعاد تو صرف اس غرض سے تھا کہ پھر لو شئنا لقلنا مثل ھذا کی بڑ نہ ہانکتے پھریں۔ اور ایک میعاد کا تقرر کر دینا اور اس میں ان کا مثل لانے سے عاجز رہنا انکو ابداً ملزم ثابت کرتے کہ اگر تمہارا لو نشئا لقلنا مثل ھذا کا دعویٰ صحیح ہے تو کیوں میعاد مقررہ میں مثل پیش نہ کر سکے۔ ورنہ تقرر میعاد اسکے معجزہ جاوید ہونے سے مانع نہیں۔ اور نہ حضرت احمد نبی اللہ نے ایسا لکھا ہے۔

پھر حکیم صاحب لکھتے ہیں۔ تمام انبیاء کے حالات کو دیکھ جاؤ۔ کہیں بھی خدا تعالیٰ نے مجرد نبی کے کلام کو جو وحی اللہ کے علاوہ ہو۔ اپنا نشان قرار نہیں دیا۔ اس کے متعلق اول تو یہ عرض ہے کہ تمام انبیاء کے حالات جو ہزاروں کی تعداد میں گذرے ہیں۔ شاید لاہور میں ان اصحاب کو معلوم ہونگے۔ جو کیلیانوالی سڑک کے کنارے گڑھے میں گرے پڑے ہیں۔ اور جبیں گرنے والوں میں سے کسی کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے بچا لیا ہے دنیا کے دوسرے کسی مقام میں تو محفوظ نہیں۔ دوم۔ لازمی نہیں کہ ہر نبی کو ایک ہی قسم کا معجزہ یا نشان دیا جاوے۔ سوم حضرت موسیٰ کے عصا کو سانپ بنانے کے فعل کو خدا تعالیٰ نے آیتنا کہا ہے۔ حالانکہ وہ فعل حضرت موسیٰ کا تھا۔ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کلام کو آپ لوگ ہمارے مقابلہ میں وحی کہتے ہیں۔ جیسا کہ ما ینطق عن الھویٰ کی تفسیر میں آپ لوگ حدیث کو وحی اللہ کہا کرتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کا کلام قرار دیتے ہیں پھر مارمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمیٰ میں نبی کریم کے فعل کو خدا کا فعل قرار دیتے ہیں۔ چہارم کیا خدا تعالیٰ کے ایک نبی کے کسی کلام یا فعل کو اپنا نشان قرار دینے کے متعلق آپ کہدینگے کہ یداللہ مغلولۃ۔ خدا تعالیٰ ایسا نہیں کر سکتا۔

پھر حکیم صاحب لکھتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب نومانی تحدی فرماتے ہیں۔ قرآن کریم کی طرح توسیع نہیں کرتے۔

میں پوچھتا ہوں۔ قرآن کریم نے کہاں اپنے صریح الفاظ وحی میں مطالبہ مثل میں لفظ الی یوم القیامۃ یا اس کے ہم معنے استعمال کیا ہے۔ بلکہ ظاہری الفاظ کے لحاظ سے تو صرف حضرت محمد رسول اللہ صلعم کے زمانہ کے لوگ ہی مخاطب ہیں۔ اگرچہ ہمارا ایمان ہے کہ تا قیامت اسکی مثل پر کوئی قادر نہ ہو سکیگا۔ تاہم آپ سے صریح الفاظ وحی کا مطالبہ ہے۔ آپ دوسرو کے ایمانیات سے فائدہ نہ اٹھائیں۔ اپنے دعویٰ پر دلیل بہ نص صریح پیش کریں۔ نیز حضرت احمد نبی اللہ کی تحریرات میں سے دکھا دیں کہ صرف موجودہ مخاطب علماء منکرین مثل لانے پر قادر نہ ہونگے وہ بھی میعاد مقررہ میں۔ ورنہ اس کے بعد ان کے واسطے ممکن ہے کہ مثل لے آئیں۔ اگر آپ یہ الفاظ نہ دکھا سکیں۔ تو آپ کا ہوائی قلعہ باطل ہو گیا۔

حکیم صاحب آپ دریافت کرتے ہیں کہ انبیاء نے کب دعویٰ کیا ہے کہ ہمارا کلام بھی ایسا ہی بے نظیر ہے۔ جیسا کہ کلام الٰہی۔

مگر ہم کب کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کا دعوےٰ تو یہ ہے کہ میرے کلام کی مثل کلام لاؤ۔ اور تم میرے کلام کی مثل نہیں لا سکو گے۔ یہ دعویٰ نہیں کہ ہمارا کلام خدا کے کلام کی طرح بے مثل ہے۔ خدا کا کلام بے مثل ہے۔ خدا کے دوسرے کلاموں اور انسانی کلاموں میں کہ اور حضرت احمد نبی اللہ کا کلام بے مثل ہے صرف انسانی کلاموں سے اس سے نہ تو حضرت احمدؑ کا کلام کلام اللہ کا ہمسر ہوتا ہے اور نہ کلام اللہ کا درجہ کمتر ہوتا ہے

حکیم صاحب لکھتے ہیں کہ اس قسم کی پیشگوئیاں کرنیوالے حضرت مرزا صاحب کے سوا اور بھی اُمت محمدیہ میں گذر چکے ہیں۔ اور اپنے کلام کے بے نظیر ہونے کے مدعی ہیں۔ تو کیا ہم ان سب کو نبی مان لینگے؟

میں پوچھتا ہوں کہ اُمت محمدیہ میں سے ایسے کئی اشخاص کا ہونا جنہوں نے پیشگوئیاں کی ہوں کہ انکے فلاں کلام کے مثل پر لوگ قادر نہ ہونگے یا ان کا فلاں کلام بے نظیر ہے۔ اور اس تحدی سے کہا ہو جیسا کہ حضرت احمد نبی اللہ نے کہا ہے۔ اور بالمقابل علماء مثل لانے سے عاجز آ گئے ہوں۔ اور ساتھ یہ بھی کہا ہو کہ ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم نبی اور رسول ہیں۔ اور اس کتاب یا قصیدہ کے مثل لانے سے علماء وقت کا عاجز آنا ہماری صداقت کا گواہ ہے۔ آپکو اُمت محمدیہ میں کئی ایسے لوگ معلوم ہیں۔ مگر ہم کو تیرہ سو سال میں ایک بھی معلوم نہیں پس کیا اچھا ہو آپ ایسے لوگوں کی ایک فہرست اسماء معہ ان کے دعویٰ منجانب اللہ ہونے کے اور نام اس تحریر کے جس کا مثل طلب کیا گیا ہے اور نام ان علماء کا جن سے مثل کا مطالبہ ہوا ہے اور مقام اور حوالہ کتاب کا جس میں اس کا مفصل ذکر ہے شایع کریں۔

حکیم صاحب لکھتے ہیں کہ انبیاء نے جس قدر تحدیاں کیں وہ اسی طرح پوری ہوئیں۔ یہاں جتنی تحدی پیشگوئیوں کے متعلق آپ (حضرت احمد نبی اللہ) نے کیں ان میں ابتلاء پیش آ گئے۔

معلوم ہوتا ہے اسی ناپاک خیال کی وجہ سے غیر مبایعین کا سلسلہ سے دن بدن کم تعلق ہو رہا ہے کیا حکیم صاحب ایک ایسی فہرست تیار کرینگے۔ جس میں قرآن کریم میں بیان شدہ انبیاء کے نام ہوں۔ ساتھ ہی ان کی تحدیانہ پیشگوئیاں ہوں۔

دوسری فہرست حضرت احمد نبی اللہ کی ان کل پیشگوئیوں کی شایع کریں۔ جو آپ نے تحدی سے کی تھیں۔ اور جنہیں مولوی محمد علی اور دوسرے غیر مبایعین کو ابتلاء پیش آئے۔

حکیم صاحب لکھتے ہیں کہ ہزاروں چھوڑ لاکھوں پیشگوئیاں بھی حضرت مرزا صاحب کی پوری ہو جاویں تب بھی مجرد پیشگوئیاں انکو نبی نہیں ثابت کر سکتیں۔

سنئے! اگر ایک نبی ہزاروں اور لاکھوں پیشگوئیوں کے پورے ہونے سے بھی نبی ثابت نہیں ہو سکتا۔ تو نبی کی تعریف از روئے قرآن کریم۔ و کتب لغت بیان کریں۔ اور حضرت احمد نبی اللہ جنکو شاید آپ کبھی مجدد اعظم مانتے تھے۔ خود تو کہتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں کئی ایسے نبی ہوئے ہیں جن پر کوئی کتاب نازل نہیں ہوئی۔ اور صرف خدا کی طرف سے پیشگوئیاں کرتے تھے۔ (بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء) جناب حکیم صاحب اگر ہزارہا و لاکھہا پیشگوئیاں کی جاویں گی۔ تو وہ وحی اللہ سے ہی کی جاویں گی۔ یا یونہی ہونگی۔ اور اگر وحی الٰہی سے ہونگی تو اسی قدر الہامات کا نزول بھی لازمی ہوا۔ جن میں اس قدر کثرت سے اظہار علی الغیب ہو۔ تو جس کو ہزاروں اور لاکھوں وحی اللہ ہوں جو مشتمل بر اظہار غیب ہوں۔ اور وہ پوری بھی ہوں۔ مگر صاحب وحی پھر بھی نبی نہ کہلائیگا تو کیا کہلائیگا۔ کیا اسکی کوئی نظیر بھی ہے۔ ثبوت آپ کے ذمے ہے۔

جناب حکیم صاحب لکھتے ہیں۔ کہ یہ عربی تحریرات صرف زمانی تحدی ہیں۔ اور اب میعاد مقررہ کے گذر جانے کے بعد وہ معجزہ نہیں رہیں۔

سنئے! ہم آپ کو چیلنج دیتے ہیں۔ آپ کے اس سالانہ جلسہ پر جو لاہور میں باہ دسمبر ۱۹۲۱ء ہو گا۔ آپ بذاتہٖ یا آپ کے حضرت امیر قوم مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے مترجم القرآن یا جناب خواجہ کمال الدین صاحب بی۔ اے مولف ام الالسنہ یا جناب مولوی غلام حسن خاں صاحب معلم القرآن یا ان کے رفقاء میں سے کوئی ایک مولوی خود فرداً فرداً یا سارے ملکر بامداد مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری و جناب پیر مہر علی شاہ صاحب و جناب علی حائری صاحب لاہوری۔ و علماء دیوبند و دہلی وغیرہ یا علماء عرب و عجم میں سے کسی لائق ادیب کو ساتھ لیکر نومبر و دسمبر میں قصیدہ اعجازیہ یا تفسیر سورۂ فاتحہ کی مثل انکی تنزل سے پیش کر دیں۔ جن شرائط سے حضرت احمد نبی اللہ نے مثل کا مطالبہ کیا ہے۔ اگر آپ میں سے کوئی یا سب مثل لانے پر قادر ہوئے۔ تو بیشک ہم یہ زمانی وقتی معجزہ تسلیم کریں گے۔ اور آپ کے صدر جلسہ کے سامنے منبر پر ہم اسی وقت دو صد روپے بطور انعام بلا عذر پیش کرینگے لیکن اگر آپ ایسا نہ کر سکے۔ اور ہرگز نہ کر سکیں گے تو آپ ہی بتائیں۔ اگر پھر بھی حضرت احمد نبی اللہ کی تکذیب سے باز نہ آئیں تو آپ لوگوں کا یہ فعل کیسا ہو گا۔ کیا آپ لوگوں میں کوئی مرد میدان ہے جو اس مقابلہ کے واسطے نکلے۔ اور ہماری اس دعوت کو منظور کرے۔

قاضی محمد یوسف احمدی سیکرٹری انجمن احمدیہ پشاور

ہم گائے چھوڑ کر ہندوؤں سے کیا مانگتے ہیں ہم نے آریہ گزٹ کی اس تجویز کے متعلق کہ اگر مسلمان گائے کا گوشت کھانا چھوڑ دیں۔ تو ہندو سؤر کھانا چھوڑ دینگے۔ بتایا تھا۔ کہ یہ ہندوؤں کا اور خاص کر آریوں کا کوئی احسان نہ ہو گا۔ کیونکہ ایک تو ان کا دعویٰ ہے۔ کہ کسی قسم کا گوشت کھانے کی انہیں مذہب اجازت نہیں دیتا۔ دوسرے سؤر کو مسلمان ناپاک ترین چیز سمجھتے ہیں۔ اور اس کا معدوم ہونا پسندیدگی کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اس کے متعلق تو آریہ گزٹ نے کچھ نہیں لکھا۔ اور نہ یہ بتایا ہے۔ کہ اگر ہندو سور کا گوشت کھانا ترک کر دینگے۔ تو یہ مسلمانوں کو گائے کا گوشت کھانے کی مذہبی اجازت سے روکنے کا کیونکر معاوضہ ہو گا۔ البتہ ہم سے پوچھا ہے۔ کہ

"الفضل اس کا معاوضہ کیا چاہتا ہے"

اور پھر خود ہی یہ معاوضہ بتا کر کہ

"کیا یہ کہ تمام ہندو قادیانی بن جائیں"

لکھا ہے۔ کہ

"غالباً اس (الفضل) کا یہی مطلب ہو گا۔ لیکن اس کے لئے اسے سخت مایوسی ہو گی۔ پہلے مسلمان حضرات سے تو اپنے دعوے تسلیم کروائے۔ پھر ہندوؤں کی طرف بھی دیکھے۔"

اس کے متعلق ہم بتانا چاہتے ہیں کہ الفضل گائے چھوڑ کر ہندوؤں سے جو کچھ چاہتا ہے وہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ بلکہ وہی ہے۔ جو حضرت مسیح موعود نے اپنی کتاب "پیغام صلح" میں جو ہندو مسلمانوں کے اتحاد کے لئے لکھی گئی تھی۔ تحریر فرمائی ہے۔ اور جو یہ ہے۔

"اگر ہندو لوگ بھی اپنے صدق دل سے ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو سچا نبی مان لیں۔ اور ان پر ایمان لائیں۔ تو یہ تفرقہ جو گائے کی وجہ سے ہے اس کو بھی درمیان سے اٹھا دیا جائے۔ جس چیز کو ہم حلال جانتے ہیں۔ ہم پر واجب نہیں۔ کہ ضرور اس کو استعمال بھی کریں۔"

یہ ہے وہ چیز جو ہم گائے کا گوشت چھوڑنے پر ہندوؤں سے مانگتے ہیں۔ اگر ہندو صاحبان اسے منظور نہ کرینگے تو انہیں قطعاً قطعاً یہ بھی توقع نہ رکھنی چاہئے۔ کہ گائے کا گوشت کھانے سے مسلمان صرف ان کی باتوں میں آ کر رک جائینگے۔

ہندوؤں کے قادیانی (احمدی) بنانے کے متعلق یہ عجیب بات کہی گئی ہے۔ کہ پہلے مسلمانوں کو اپنے دعوے تسلیم کرالو۔ کیا آریہ سماج نے دوسرے مذاہب کے لوگوں کی شدھی اس وقت تک بند کر دی ہے۔ جب تک وہ تمام ہندوؤں کو دیانندی نہ بنا لیں اگر نہیں تو آریہ گزٹ کو یہ مشورہ پہلے آریہ سماج کو دینا چاہئے۔ کہ "پہلے ہندو صاحبان سے سوامی دیانند کے دعوے تسلیم کرالو۔ پھر دوسرے مذاہب کے لوگوں کی طرف متوجہ ہونا۔"

افسوس حسد اور تعصب سے انسان ایسی باتیں بھی کہہ گذرتا ہے۔ جن کی زد خود اس پر پڑتی ہے۔

مسٹر گاندھی کے کفر پر رشک وہ کونسا رتبہ اور شرعی درجہ ہے جو مسٹر گاندھی کو مسلمانوں کی طرف سے نہیں دیا گیا "مہدی" وہ بنائے گئے "امام و پیشوا" انہیں قرار دیا گیا۔ "نبوۃ" ان کی طرف منسوب کی گئی۔ غرض وہ تمام باتیں جو ایک مسلمان کے لئے باوجود سعادت اور نعمتِ عظمیٰ ہونے کے مولویوں اور ان کے فتوے بازوں نے ناممکن الحصول قرار دے رکھی ہیں۔ ان تمام کا حامل انہیں سمجھا گیا ہے۔ اور اب تو یہاں تک ترقی کی گئی ہے۔ کہ اسلام کے مقابلہ میں مسٹر گاندھی کے کفر پر رشک کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ ایسے لوگوں کے خیالات کی ترجمانی کرتے ہوئے مسٹر حامد علی صاحب برادر مسٹر ظفر علی صاحب اپنی ایک نظم میں جو

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی ڈائری

(۱۰ نومبر ۱۹۳۱ء بعد نماز عصر)

بہائیوں کی تعداد فرمایا بہائیوں کے متعلق اعلان ہوا ہے کہ ان کی تعداد تیس ہزار ہے۔ ایک امریکن ڈاکٹر اور اس کی بیوی دونوں امریکہ سے اپنی جائداد وغیرہ چھوڑ کر حیفہ میں آ گئے اور آنے کی غرض یہ تھی۔ کہ عباس آفندی کے پاس رہیں۔ اور وہ سب روپیہ اسکی خدمت میں پیش کریں۔ اس ڈاکٹر کی لیڈی کا یہ بیان ہے کہ اب بابیوں یا بہائیوں کی تعداد تیس ہزار ہے۔

مادی اور روحانی بارش کا اثر اس کے بعد جھوٹے مدعیان نبوت کے ذکر میں فرمایا۔ یہ بھی ایک صداقت کا ثبوت ہے۔ قرآن کریم میں الہام اور وحی کو پانی سے مثال دی گئی ہے۔ یہ مثال عقلی بھی ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ جب بارش ہوتی ہے۔ تو زمین ہر قسم کی چیزوں کو پیدا کرتی ہے۔ اور جہاں اعلیٰ پودے ہوتے ہیں۔ وہاں نہایت ادنےٰ درجہ کی بدبودار چیزیں بھی پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور جس طرح پانی کلیہ قاعدہ ہے۔ کہ یہ ظرف کی صورت اختیار کرتا ہے۔ اسی طرح روحانی بارش کا بھی ظرف کے مطابق ہی ظہور ہوتا ہے۔ جس طرح مادی بارش سے زمین نجاستوں کو بھی اگل دیتی ہے۔ اسی طرح روحانی بارش کے بعد ہونا چاہیئے۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت صاحبؑ نے جب دعوےٰ کیا۔ تو آپ کے قریب رہنے والوں میں سے بعض خراب فطرت والوں نے اپنے گند کا اظہار کیا۔ ان لوگوں کے دعووں سے ظاہر ہو گیا۔ کہ حضرت مرزا صاحبؑ پر سچے الہام کی بارش ہوئی تھی۔

گو باب وغیرہ کے متعلق ابھی تاریخ نہیں بتاتی کہ وہاں بھی یہ حالت ہوئی ہو اگر اس وقت آسمانی الہام کی بارش ہوئی تھی تو گندی فطرتوں کا ابھرنا بھی ضروری تھا جیسا کہ مادی بارش کے وقت ہوتا ہے۔

آنحضرت صلعم نے جب دعوےٰ فرمایا۔ تو وہاں بھی اس قسم کے لوگ کھڑے ہو گئے تھے۔ ایسے لوگوں کا کھڑا ہونا بھی فرق ہے۔ جو صادق مدعی اور غیر صادق میں ہوتا ہے۔

(۱۱ نومبر ۱۹۳۱ء بعد نماز عصر)

بیعت جناب منشی فتح محمد صاحب سابق تحصیلدار ستونگ بلوچستان (حال پنشنر)

۲۔ میاں شاہ محمد صاحب کلرک قلات ایجنسی ستونگ

۳۔ میاں احمد علی صاحب پھیری چیچی۔ گورداسپور نے بیعت کی۔

نماز جمعہ کی اہمیت بیعت کے بعد حضور نے تحصیلدار صاحب سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ آپ کے ارد گرد احمدی بھی ہیں؟ تحصیلدار صاحب نے عرض کیا۔ کہ بہاولپور میں ہیں۔ فرمایا۔ میں نے اس لئے پوچھا ہے۔ کہ جہاں احمدی ہیں آپ وہاں جمعہ پڑھا کریں۔ جب تک کہ خدا کے فضل سے آپ کے گاؤں میں جماعت قائم نہ ہو جائے۔ کیونکہ جمعہ اہم فرائض میں سے ہے۔ اور دعا کرتے رہیں۔ کہ خدا تعالےٰ وہیں جماعت بنا دے۔

سچے مذہب کی مخالفت کا باعث تحصیلدار صاحب نے عرض کیا کہ وہاں کے مخالفین ایسے سخت اور برے نہیں جیسے یہاں کے ہیں۔ فرمایا جب تک کوئی چیز دور ہو اس وقت تک اس سے خوف یا محبت نہیں ہوا کرتی۔ یہاں شیر کا ذکر ہو تو کوئی نہیں ڈریگا۔ لیکن اگر شیر مجلس میں آ جائے۔ تو گڑبڑ مچ جائیگی۔ جب وہ لوگ آپ سے احمدیت کے متعلق سنینگے تو ان میں سے سعید قبول کریں گے۔ اور دوسروں کو غصہ آئیگا۔ اور سچے مذہب کے مقابلہ میں دوسرے لوگوں کو غصہ آیا ہی کرتا ہے۔ کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ یہ آ گیا تو ہمارے مذہب کی خیر نہیں یہاں کے لوگوں کا غصہ بجا ہے۔ کیونکہ ان کو اپنی اپنی فکر پڑی ہوئی ہے۔

غیر احمدی باپ کی احمدی بیٹے سے معافی منشی نور محمد صاحب ابن تحصیلدار صاحب سے دریافت فرمایا۔ آپ نے تو کوئٹہ میں بیعت کی تھی۔ منشی صاحب نے عرض کیا۔ میں نے ۱۹۰۶ء میں کوئٹہ میں ہی بیعت کی تھی تحصیلدار صاحب نے عرض کیا کہ جب انہوں نے بیعت کی تھی اس وقت ان کے ڈاڑھی بھی نہیں آئی تھی۔ اس وقت اور لوگوں کی مخالفت اور میری شدید سختی کے باوجود یہ ذرا پیچھے نہیں ہٹے۔ میں خیال کرتا ہوں کہ اس طرح سختیوں کو برداشت کر کے قائم رہنے والا کوئی ہی ہوگا۔ اور کہا کہ یہ میری سعادت اور خوش قسمتی ہے۔ کہ میں اس سلسلہ میں آج داخل ہوا۔ اور میں اپنے اس لڑکے سے ان سختیوں کی معافی مانگتا ہوں۔ جو میں نے اس وقت کی تھیں۔ جب اس نے بیعت کی تھی۔

(۱۲ نومبر ۱۹۳۱ء بعد نماز ظہر)

جمعہ اور سرکاری مدارس میڈیکل سکول امرتسر کے ایک طالب علم نے عرض کیا کہ جمعہ کے دن بھی چونکہ جمعہ کے وقت سکول میں لیکچر ہوتے ہیں۔ اور ہم نماز میں شامل نہیں ہو سکتے۔ اس کے متعلق کیا کریں۔

فرمایا۔ تمام احمدی ملکر درخواست کریں کہ ہمیں جمعہ کے دن نماز کی اجازت دی جایا کرے۔ اور لیکچر کا وقت دوسرا ہو۔ اگر وہ منظور نہ کریں تو ہمیں اطلاع دیں۔ ہم کوشش کرینگے۔

(بعد عصر)

ہر احمدی مبلغ ہو بابو عبد الحکیم صاحب سٹیشن ماسٹر رسالپور سے تبلیغ کے متعلق دریافت فرمایا۔ انہوں نے عرض کیا کہ میں تبلیغ کرتا رہتا ہوں۔ ایک ڈاکٹر صاحب نے بیعت بھی کی تھی۔ مباحثہ وغیرہ بھی ہوتے رہتے ہیں۔ مگر ادھر کبھی کوئی مبلغ نہیں آیا۔

فرمایا آپ کیا ہیں۔؟

بابو صاحب نے عرض کیا۔ حضور میں تو وہی وقت تبلیغ میں صرف کرتا ہوں۔ جو ملازمت کے بعد بچتا ہے۔

فرمایا۔ اسی طرح تبلیغ ہوتی ہے۔ ہر احمدی مبلغ ہے جس قدر وقت اسے ملے اس میں اس کا فرض ہے۔ کہ تبلیغ کرے۔

اولیاء اللہ کے آئینہ میں اپنی حالت غیر مبائعین کے ذکر میں بابو صاحب نے عرض کیا کہ ایک دفعہ مولوی غلام حسن صاحب پشاوری نے مجھے کہا کہ میں نے میاں صاحب کے متعلق ایک خطرناک خواب دیکھی ہے۔ میں نے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ میں نے دیکھا ہے۔ میں عدالت میں کرسی پر بیٹھا ہوں اور میاں صاحب بحیثیت ملزم میرے سامنے پیش کئے گئے ہیں میں نے کہا چونکہ آپ مسیح موعود کے بیٹے ہیں۔ اس لئے میں آپ پر رحم کرتا ہوں۔ کچھ عرصہ کے بعد ایسا واقعہ ہوا کہ مولوی صاحب کو خود بحیثیت ملزم ایک سرکاری عدالت میں ایک مذہبی جھگڑے کے باعث پیش ہونا پڑا اور یہی حالات ان کو پیش آئے۔ میں نے ان کو جب ان کی خواب یاد دلائی

(اشتہارات)

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

قادیان میں سکنی زمین

۱- محلہ دارالرحمت میں ۱۲ روپیہ فی مرلہ زمین فی الحال ختم ہو چکی ہے۔ مگر قادیان کے قریب احمدیہ سٹور کے پاس نہایت عمدہ موقعہ کی زمین موجود ہے۔ قیمت حسب موقعہ معہ ۱۵ روپیہ و ۳۰ و ۳۵ و ۴۰ روپیہ فی مرلہ ہے۔ ۲- محلہ دارالفضل شرقی میں ۱۲ روپیہ فی مرلہ زمین مل سکتی ہے۔ نیز اس محلہ میں بر لب سڑک کلاں یعنی سڑک موضع کھارا بھی جگہہ موجود ہے۔ قیمت ۲۵ روپیہ فی مرلہ ہے۔ محلہ دارالفضل غربی میں جگہہ فی الحال ختم ہو چکی ہے۔ ۳- محلہ دارالفضل شرقی کے جنوب مشرق میں سڑک موضع کھارا کے اوپر سالم کھیت قابل فروخت موجود ہے۔ خریدنے والوں کو سالم کھیت لینا ہوگا۔ اور رستے اپنے چھوڑنے ہونگے۔ کوئی کھیت پانچ کنال کا ہے۔ کوئی ساڑھے چار کا کوئی آٹھ کا وغیرہ وغیرہ موقعہ اچھا ہے۔ قیمت ۱۰ روپیہ فی مرلہ ہے۔ **نوٹ**: بڑی سڑک کے اوپر کسی موقعہ پر بھی دو کنال سے کم جگہہ نہیں دیجاتی۔ مگر اندرون محلہ دس مرلہ تک بھی جگہہ مل سکتی ہے۔ بلکہ استثنائی طور پر پانچ مرلہ بھی نیز اندرون محلہ بھی باقاعدہ رستے اور گلیاں چھوڑی جاتی ہیں جہاں دوکانیں بن سکتی ہیں۔ شرح مقررہ ہے۔ قیمت نقد وصول کی جاتی ہے۔ جو درخواست کے ساتھ بھیجنی چاہیئے۔ ہاں ایسا ہو سکتا ہے۔ کہ قیمت قسط وار جمع ہوتی رہے۔ پھر جب پوری قیمت جمع ہو جاوے تو جس جگہہ مناسب قطعہ خالی ہو مل سکتا ہے۔ اور تمام خریداروں کیساتھ یہ شرط ہوتی ہے۔ کہ وہ اپنی ضرورت کے واسطے جگہہ خریدیں۔ تجارت کرنا مقصود نہ ہو۔ اور نیز یہ کہ خریدنے کے بعد ایک سال کے اندر اندر کم از کم چار دیواری کی بنیادیں نکلوا کر اپنے حدود قائم کرلیں۔

مرزا بشیر احمد قادیان

نارتھ ویسٹرن ریلوے

اعلان

یکم جنوری ۱۹۲۲ء سے اول و درمیانہ درجوں کے مسافروں سے نارتھ ویسٹرن ریلوے پر مندرجہ ذیل شرح کے حساب سے کرایہ لیا جایا کریگا۔

درجہ	فاصلہ	شرح
درجہ اول	پہلے ۳۰۰ میل کے واسطے	۲۴ پائی فی میل کے حساب سے
درجہ اول	ہر زائد فاصلہ کے واسطے	۱۸ پائی فی میل کے حساب سے
درجہ دویم	پہلے ۳۰۰ میل کے واسطے	۱۲ پائی فی میل کے حساب سے
درجہ دویم	ہر زائد فاصلہ کے واسطے	۹ پائی فی میل کے حساب سے

(ڈاک گاڑیوں میں لاہور اور دہلی کے مابین)

درجہ	فاصلہ	شرح
درمیانہ درجہ	پہلے ۳۰۰ میل کے واسطے	۶ پائی فی میل کے حساب سے
درمیانہ درجہ	ہر زائد فاصلہ کے واسطے	۴½ پائی فی میل کے حساب سے

باقی تمام دوسری پسنجر گاڑیوں میں (جیسا کہ آجکل کرایہ) لیا جاتا ہے۔

حسب الحکم
دی ۔ ایچ ۔ پوتھ صاحب بہادر
ٹریفک منیجر

دفتر ٹریفک منیجر
لاہور
مورخہ یکم اکتوبر ۱۹۲۱ء

(پٹواریان بندوبست کی ضرورت)

از محکمہ جناب صاحب بہادر مہتمم بندوبست ریاست کپورتھلہ

ہم کو ایسے پٹواریان بندوبست کی ضرورت ہے۔ جو پیمائش ہائے ترمیم و جدید سے بقاعدہ مربع بندی و کام کھیوٹ سے عمدہ واقف ہوں۔ تنخواہ ۱۵ سے ۲۰ روپیہ ماہوار تک دی جاوے گی۔ قابل تعریف کام کی صورت میں گرداور قانون گوئی وغیرہ تک ترقی بھی ہو سکتی ہے۔ درخواستیں مع اسناد کارکردگی بہت جلد آنی چاہئیں۔

سید عبدالمجید مہتمم بندوبست کپورتھلہ

یا الٰہی فضل تیرا

تریاق چشم

ہمارا مجرب ایجاد کردہ تریاق چشم بڑی محنت سے قلیل مقدار میں سال میں صرف ایک دفعہ تیار ہو سکتا ہے۔ جو امراض ذیل کے واسطے نہایت مفید اور تیر بہدف ہے۔

۱۔ گکرے چاہے کتنے ہی سخت اذیت رساں اور دیرینہ ہوں۔

۲۔ دھند۔ غبار۔ خارش۔ شب کوری۔ آشوب۔ ضعف بصارت بوجہ گرمی ہو۔

۳۔ گرمی کی وجہ سے آنکھیں ابل کر نہ کھلتی ہوں۔ پھنسیاں اگر تریاں نکلتی ہوں۔ پلکیں گر گئی ہوں۔ آنکھیں سرخ رہیں۔ اور گکروں کی وجہ سے آنکھوں میں زخم ہو جاویں۔ گیڈ اور پانی جاری رہے۔

شیر خوار بچہ سے لیکر بوڑھوں تک سب کو یکساں مفید اور بے ضرر ہے۔ کیونکہ نباتات سے مرکب ہے۔

بہت سے معزز اشخاص کے (جو دیسی اور ڈاکٹری علاج کرا کر مایوس ہو چکے تھے) سرٹیفکٹ ہمارے پاس موجود ہیں جو بخوف طوالت درج نہیں کئے جا سکتے۔ صرف بطور نمونہ کے مندرجہ ذیل سرٹیفکٹ برائے اطمینان و آگاہی پبلک درج کئے جاتے ہیں۔

۱۔ نقل ترجمہ انگریزی چٹھی مورخہ ۱۲/۴ از جانب اسسٹنٹ سرجن جلالپور ڈسپنسری بخدمت صاحب سول سرجن ضلع گجرات میں مؤدبانہ عرض کرتا ہوں۔ کہ آنکھوں کیلئے خاکی رنگ کا پوڈر جو جناب نے اس ہسپتال میں ارسال فرمایا تھا۔ اس کو چند اشخاص پر جنکو گکروں وغیرہ کی شکایت تھی استعمال کیا گیا۔ کامیاب ثابت ہوا۔ براہ کرم یہ دوائی اور بھیج دیں کیونکہ بہت مفید ہے۔

۲۔ نقل ترجمہ انگریزی چٹھی مورخہ ۱۲/۶ از جانب اسسٹنٹ سرجن کنجاہ ڈسپنسری بخدمت صاحب سول سرجن ضلع گجرات *

* امراض گکروں کے لئے جو پوڈر چند دن ہوئے جناب نے ہسپتال میں ارسال فرمایا تھا۔ وہ اور ارسال فرماویں۔ کیونکہ بہت مفید ثابت ہوا ہے۔ اگر جناب کے پاس ہو تو اور روانہ فرما دیں۔

۳۔ نقل ترجمہ انگریزی چٹھی مورخہ ۲۰/۳ از جانب صاحب سول سرجن گجرات مندرجہ بالا بقول مرزا حاکم بیگ صاحب کے پاس ان کے اس پوڈر چشم کے متعلق جو انہوں نے مجھے برائے آزمائش ارسال کیا تھا۔ بھیج دی جاویں۔ دستخط صاحب سول سرجن گجرات

۴۔ نقل خط ۱۲/۹ کوٹ فتح خاں ضلع اٹک از جانب ڈاکٹر برکت اللہ (احمدی) ریٹائرڈ سینیر سب اسسٹنٹ سرجن

اٹکا مرسلہ تریاق چشم میں نے آنکھ کے مختلف بیماروں مثلاً بچوں عورتوں اور مردوں پر استعمال کیا۔ اور آنکھ کی مندرجہ ذیل بیماریوں میں اسکے استعمال کو نہایت مفید پایا۔ گکرے نئے ہوں یا پرانے تریاق چشم کے چند روز کے استعمال سے زائل ہو جاتے ہیں۔ آنکھوں کی سرخی اور خارش کیواسطے اس کو نہایت مفید پایا۔ نیز آنکھوں کی دھند اور غبار کے دور کرنے میں بھی یہ دوا نہایت مفید ثابت ہوئی ہے۔ غرضیکہ آپ کا ایجاد کردہ تریاق چشم مریضان چشم کے واسطے نعمت غیر مترقبہ ہے۔ خاکسار ڈاکٹر برکت اللہ احمدی ریٹائرڈ سینیر سب اسسٹنٹ سرجن کوٹ فتح خاں ضلع اٹک۔

۵۔ از اخبار نور قادیان مورخہ ۱۸ اکتوبر ۱۹۲۱ء

جناب مرزا حاکم بیگ صاحب نے اپنا ایجاد کردہ تریاق چشم میرے پاس بغرض ریویو بھیجا۔ مجھے قریباً سات سال سے گکروں کی شکایت تھی۔ میں نے اس سرمہ کو گکروں کیلئے مفید پایا۔ اور جہاں تک میرا خیال ہے نہ صرف گکروں کیلئے بلکہ یہ سرمہ جملہ امراض چشم کے لئے بہت مفید ہے۔ اور مرزا صاحب موصوف اس تریاق چشم کے تیار کرنے کے لئے بجا طور پر فخر کر سکتے ہیں۔ محمد یوسف ایڈیٹر اخبار نور

۶۔ نقل خط آمدہ قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل

میری بھانجی کی آنکھوں میں گکرے تھے۔ آنکھیں بہت ہی خراب ہو چکی تھیں ہر قسم کے علاج کئے بہت سا روپیہ خرچ کیا۔ سفر بھی لمبے لمبے کئے مگر فائدہ ندارد۔ البتہ مرزا حاکم بیگ صاحب کا ایجاد کردہ سرمہ استعمال کرنے سے تیسرے دن ہی فائدہ دکھائی دینے لگا حتیٰ کہ دس دن میں پلکوں پر بال بھی اُگ آئے۔ اگر سرمہ کا استعمال باقاعدہ رہا تو امید واثق ہے۔ یہ مرض جڑ سے اکھڑ جائیگی۔ احباب بلا تامل اسے خریدیں استعمال کریں اور فائدہ اٹھاویں۔

محمد ظہور الدین اکمل قادیان ایڈیٹر رسالہ تشحیذ الاذہان

۷۔ نقل چٹھی

میرے بھانجے عزیز غضنفر الٰہی خلف میاں احسان الٰہی صاحب نائب تحصیلدار مظفر گڈھ کو دیرینہ شکایت نقص بصیرت بباعث گکروں کے تھی۔ آنکھوں کی حالت ناگفتہ بہ تھی۔ یونانی و انگریزی اطبا کا جانفشانی سے متواتر دو سال معالجہ کرایا گیا۔ مگر ہر قسم کی ادویات نے غیر معمولی ناکامی کا ثبوت دیا۔ اب ناچار اپریشن کا مسئلہ زیر بحث تھا۔ کہ قدرتاً مرزا حاکم بیگ صاحب ساکن گجرات کا شہرۂ آفاق جلوہ نمود ہوا جن کے بلا مبالغہ مسلسل ہفتہ بھر کے علاج نے مسیحائی اعجاز دکھایا۔ اور ہر قسم کی تکلیف سے کلیتہً نجات ہو کر شفا ہوئی اور بچہ جو دن کو بالکل پڑھنے سے معذور رہتا تھا۔ اب رات کو لیمپ کی روشنی میں بلاتکلف پڑھتا رہتا ہے۔ بڑی تعریف علاج میں جو دیکھی گئی ہے۔ وہ یہ ہے کہ بچے نے ایک دن بھی پڑھنا نہیں چھوڑا اور دوائی لگانے سے کوئی درد یا تکلیف بچے کو کبھی نہیں ہوئی۔ حقیقت میں تریاق چشم ایجاد کردہ مرزا حاکم بیگ اسم بامسمیٰ ہے۔

مرزا صاحب مذکور کا نہایت تہ دل سے شکر گذار ہو کر یہ چند حروف بمعہ مبلغ ۲ روپیہ بطور نذرانہ پیش کرتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی برکت سے خلائق عام مرزا صاحب سے مستفیض ہو کر ان کے ثنا خواں رہے۔ مورخہ ۱۱/۸ نظام الدین اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ انجنیر گجرات (غیر احمدی)

پس جھوٹا اشتہار دیکر ہم پبلک کو دھوکا نہیں دینا چاہتے بلکہ جھوٹا اشتہار دینے کو لعنتی کام سمجھتے ہیں۔ ہاں اگر خدانخواستہ کسی صاحب کو تریاق چشم مفید ثابت نہ ہو تو ہم عہد شرعی و قانونی کرتے ہیں۔ کہ مریض کا حلفیہ تحریری بیان آنے پر باقی ماندہ تریاق چشم کی قیمت واپس کرنیکو تیار ہیں۔ بشرطیکہ باقی ماندہ تریاق چشم ہمارے پاس پہنچ جاوے۔

قیمت تریاق چشم فی تولہ پانچ روپیہ محصول وغیرہ (۶ر) بذمہ خریدار

المشتہر۔ خاکسار مرزا حاکم بیگ احمدی موجد تریاق چشم گجرات پنجاب گڑھی شاہ دولہ صاحب

اہل بہاء (بابی) کے متعلق فیصلہ کن مضمون

۱۵ دسمبر کے تشحیذ میں اہل بہاء کے بارے میں ایک نہایت قیمتی معلومات سے پر مضمون چھپا ہے جس میں بتایا گیا ہے۔ کہ کیوں بہاء اللہ آیت لو تقول کی زد میں نہیں۔ اہل بہاء کے ایسی ہی نادر کتابوں کے حوالے درج ہیں۔ جو وہ کسی کو دکھاتے نہیں۔ ایک مضمون میں شیعوں کے امام غائب کی سکونت کے متعلق بھی مختلف روایات کو جمع کر دیا گیا ہے عام سالانہ پرچہ جاری کرائیے۔ منیجر تشحیذ قادیان

لاہور میں آریہ سماج سے مناظرہ

آریہ سماج وچھووالی لاہور کے ساتھ ۲۲ نومبر کو وید کے مکمل الہامی ہونے پر اور ۲۳ نومبر کو قدامت روح اور مادہ پر مباحثہ ہوا۔ از روئے شرائط پہلے دن ۵۰ منٹ ہماری پہلی تقریر تھی جس میں ہمیں ۲۰ اعتراضات پیش کرنے تھے جو ہمیں وید کو الہامی کتاب تسلیم کرنے سے مانع ہیں۔ پھر ۵۰ منٹ آریہ مناظر کو جواب دینے کے لئے دیئے گئے تھے۔ مگر اس شرط کے ساتھ کہ جواب دیتے وقت الزامی جواب دینے کا کوئی حق نہ ہوگا یہ ایک ایسی شرط تھی۔ جو برضامندی فریقین طے ہو چکی تھی۔ اور اس پر آریہ سماج کے پردھان کے دستخط تھے۔ مگر افسوس کہ ان صاحب نے کرسی صدارت پر متمکن ہوتے ہی اپنی افتتاحی تقریر میں اس شرط کو ایسے رنگ میں پیش کیا۔ گویا اسکو بالکل کالعدم کر دیا۔ چنانچہ اس کی تشریح کرتے ہوئے آپ کہنے لگے۔ کہ اگر احمدی مناظر وید کی کسی تعلیم پر معترض ہو۔ تو آریہ مناظر یہ کہہ سکتا ہے کہ یہ اعتراض تو بعینہٖ آپ کی کتاب پر بھی پڑتا ہے یہ الزامی جواب نہیں ہوگا۔ اس کے علاوہ اگر کوئی اور بات کہے۔ تو وہ الزامی جواب ہوگا۔ ادھر سے عرض کیا گیا کہ مباحثہ سے پہلے ہم نے شرائط اسی لئے طے کرائی تھیں کہ بعد میں کوئی تنازع نہ ہو۔ اور بحث خلط ملط ہونے سے محفوظ ہو جائے۔ تاکہ سامعین کو وید کے متعلق پوری طرح فیصلہ کرنے کا موقع مل سکے۔ آپ نے الزامی جواب کی مشہور و معروف تعریف کے خلاف ایک نئی تعریف کرکے اسی دروازہ کو کھولنا چاہا ہے۔ جس کو بند رکھنے کے لئے ہم نے پیش بندی کے طور پر یہ شرط لکھوائی تھی۔ ہم آریہ مناظروں کی عادت سے واقف ہیں۔ وہ عام طور پر اپنا بچاؤ اسی میں سمجھتے ہیں کہ اعتراض کو الٹ پلٹ کر قرآن شریف کی طرف منسوب کرتے ہوئے بے جا حملے شروع کر دیں۔ چنانچہ آریہ مناظر نے روح و مادہ کی بحث میں ایسا ہی کیا۔ قرآن شریف سے روح و مادے کے قدیم ہونے کا ثبوت اس آیت خلق السموات والارض بالحق سے اسطرح دیا کہ حق پرکرتی کو کہتے ہیں۔ اور پرکرتی کو سنسکرت میں ست کہتے ہیں۔ اور ست پرکرتی اور روح ہے۔ اس سے ثابت ہوا۔ کہ قرآن بھی انکی قدامت کا قائل ہے اب چونکہ اس بات کا فیصلہ کرنا بہت مشکل ہے کہ آریہ مناظر کا پیش کردہ الزامی جواب آپکی تعریف کے مطابق الزامی ہے یا نہیں اسلئے آپ مہربانی فرماکر اس شرط کو اسی مفہوم کے ساتھ برقرار رہنے دیں۔ جو عرف میں لیا جاتا ہے۔ اپنی طرف سے شرط میں کوئی قید نہ بڑھائیں۔ ورنہ آپ یہ تعریف کسی مناظرہ کی کتاب میں سے خود دکھادیں یا اپنے مناظروں کو کہیں کہ دکھا دیں خواہ وہ کتاب آپ کے متکلمین کی ہی تصنیف ہو۔ اس صورت میں ہمیں تسلیم کرنے میں کوئی عذر نہیں ہوگا۔ اور اگر آپ نے شیخ نواب الدین صاحب کی موجودگی میں ہی فیصلہ کرنا ہے۔ تو مباحثہ کو آج کے دن ملتوی کر دیں۔ ہم کل ہی انکو ارجنٹ تار دیکر بلوا لیتے ہیں۔ جو کچھ وہ فیصلہ کرینگے ہمیں منظور ہوگا۔ پردھان صاحب نے نہ اسبات کو مانا اور نہ کتاب سے دکھلا سکے۔ بلکہ دوسری شق پیش کر دی کہ ہمارے مناظر کے پیش کردہ اعتراض یا حوالے کے متعلق اگر آپ کہدینگے کہ یہ قرآن شریف میں نہیں یا ہم ان معنوں کو نہیں مانتے۔ تو ہمارا مناظر اسکو چھوڑ دیگا۔ ہم نے کہا کہ یہ ہم برداشت نہیں کر سکتے۔ کہ ہمارے مذہب پر اعتراض ہو۔ اور ہم اسکو بغیر جواب کے چھوڑ دیں۔ اس طرح اسلام کے متعلق غلط فہمی پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔ آپ الزامی جواب دینے پر اسقدر کیوں زور دیتے ہیں۔ کیا آپ اپنے مسائل کو بغیر الزامی جوابوں کے عقلی طور پر درست ثابت نہیں کر سکتے۔ الزامی جواب سے زیادہ سے زیادہ یہ ثابت ہوگا۔ کہ اسلام میں بھی یہ نقص ہے۔ آپ کے مذہب کا حق ہونا تو نہیں ثابت ہو جائیگا۔ پس آپ خواہ مخواہ بحث کو خلط ملط کرکے اسکے اصل مقصد کو خراب نہ کریں۔ اور لوگوں کو ویدوں کے متعلق صحیح معلومات حاصل کرنے دیں۔ ہاں اگر آپ کو قرآن شریف پر اعتراض کرنے ہیں۔ تو ہم آپ کو اس کے لئے تیسرا دن دینے کو تیار ہیں۔ اس دن آپ قرآن شریف پر دل کھولکر اعتراض کریں۔ ہم انشاء اللہ جواب دینگے۔ تاکہ آپ کو بھی تسلی ہو جائے۔ اور پبلک کو بھی دونوں کتابوں کا موازنہ کرنے کا موقع مل جائیگا۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ پردھان صاحب اپنے مناظروں کی کمزوری کو محسوس کر چکے تھے۔ اور چاہتے تھے کہ کسی طرح مباحثہ ٹل جائے یا اگر ہو تو ایسا خلط ملط کہ پبلک کسی طرح صحیح نتیجہ تک نہ پہنچ سکے۔ اس لئے انھوں نے صاف کہدیا۔ کہ اگر آپ نہیں مانتے۔ تو ہم مباحثہ کرنے کے لئے تیار نہیں ٭

اس صاف اور صریح انکار کے سننے پر اگر ہمارا ارادہ مباحثہ سے گریز کا ہوتا۔ جیسا کہ پرکاش کے نامہ نگار نے محض اپنی ندامت کو چھپانے کے لئے لکھ دیا تو ہم فوراً واپس آجاتے مگر ہم نے ایسا نہیں کیا۔ بلکہ برخلاف اس کے ہماری غرض چونکہ لوگوں پر ویدوں کی اصل حقیقت واضح کرنی تھی۔ اسلئے ہم نے اعلان کر دیا۔ کہ آریہ صاحبان اگر اس صریح شرط کو جس پر انہوں نے خود دستخط کئے ہیں، توڑتے ہیں۔ تو انکی مرضی ہم ان کو الزامی جواب دینے کی بھی اجازت دیتے ہیں ٭

اس جواب کو سنتے ہی سماجی کیمپ میں ایک عجیب کھلبلی مچ گئی ان کا تو یہ خیال تھا کہ بلا اب ٹل گئی۔ مگر جب انھوں نے دیکھا کہ یہ پیالہ تو کسی صورت میں ٹلتا نظر نہیں آتا۔ تو انھوں نے فوراً ایک دوسری شرط کو آڑ بنا لیا۔ اور اس کے توڑنے کا بدون کسی تاویل کے اعلان کر دیا۔ وہ شرط یہ تھی کہ اگر شرائط میں تحریر کردہ امور کے علاوہ کوئی اور امر قابل تنازع پیش آجائے۔ تو اس کے تصفیہ کے لئے فریقین کو مساوی حقوق حاصل ہونگے۔ سماجک پردھان نے اعلان کر دیا کہ آئندہ جو امر پیش آئیگا۔ اسکے متعلق میرا فیصلہ ناطق ہوگا۔ کسی کو چون و چرا کی گنجائش نہیں ہوگی۔ اس پر جب ہمارے سکرٹری صاحب کھڑے ہو کر اس شرط کے الفاظ سنانے لگے تو پردھان صاحب نے اس ڈر سے کہ مبادا لوگ سنکر مجھے شرمندہ کریں۔ کہا کہ میں آپکو بولنے کی اجازت نہیں دیتا۔ اگر آپ بولینگے تو نتائج کے ذمہ دار ہونگے۔ ہماری طرف سے کہا گیا کہ آپ پریزیڈنٹ ان شرائط کے ماتحت ہیں۔ جن پر فریقین کے دستخط ہیں۔ آپ نئے شرائط نہیں بنا سکتے۔ اگر آپ ان شرائط کی پابندی نہیں کرتے تو آپ پریزیڈنٹ نہیں رہ سکتے۔ کہنے لگے میں صدر ہوں جو کہوں ماننا پڑیگا۔ آپ خاموش ہو جائیں بیٹھ جائیں۔ میں آپکو ہرگز بولنے کی اجازت نہیں دیتا گویا صدارت کیا تھی۔ ایک حکومت آپ کو مل گئی تھی۔ اور اس حکومت کے تخت پر رونق افروز ہوتے ہی آپ نے ظالم جابر بادشاہوں کی سرگذشت

کو از سرِ نو زندہ کر دیا۔ آخر بعد مشکل ہم نے وہ شرط پڑھ کر پبلک کو سنائی جس پر لوگوں نے اُن کو انکار کیا۔ اور پردھان صاحب ناراض ہو کر کرسی صدارت چھوڑ کر یہ کہتے ہوئے نیچے ہو بیٹھے کہ اگر آپ لوگ میرے حکموں کو نہیں مانتے۔ تو میں صدارت سے مستعفی ہوتا ہوں۔ اس پر ایڈیٹر صاحب پرکاش مہاشہ کرشن نے کہا کہ ہمارے ساتھ احمدی دوست اپنی طرف سے پریزیڈنٹ تجویز کرلیں۔ ہم نے کہا کہ ہم اپنے لوگوں کے ذمہ دار ہو سکتے ہیں۔ تمام پبلک کے متعلق ہم ذمہ نہیں لے سکتے۔ اسلئے ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ پہلے پردھان صاحب اگر شرائط کے ماتحت کام نہیں کر سکتے تو آپ خود یا پروفیسر رام دیو صاحب اس کام کو اپنے ہاتھ میں لیں۔ لیکن آریہ سماج کے طور بگڑ بدل چکے تھے۔ اور وہ محسوس کر چکے تھے کہ انھوں نے ہمیں بلا کر غلطی کی ہے۔ کیونکہ جس مناظر پر انہیں بھروسہ اور ناز تھا۔ اور جسے خاص طور پر یو۔پی سے منگوایا گیا تھا۔ وہ چند روز پہلے قادیان میں آکر ہمارے اعتراضوں کی قوت کا تجربہ کر چکا تھا۔ اس لئے ان دونو صاحبوں نے موقعہ کو غنیمت جان کر انکار کر دیا۔ آخر جب ہم نے دیکھا کہ مباحثہ ہونے کی کوئی صورت نہیں۔ اور ہماری اصل غرض جو تبلیغ ہے وہ فوت ہونے لگی ہے۔ تو ہم نے ان کے تمام عذروں کو توڑنے کے لئے صاف اعلان کر دیا کہ ہم ان تمام حقوق کو جو ان شرطوں کی رو سے ہمیں حاصل ہیں۔ چھوڑتے ہیں۔ اب آؤ جن شرطوں پر چاہتے ہو۔ مباحثہ کرو۔ اس اعلان کے بعد ہی پہلے پردھان صاحب تشریف لائے۔ اور آتے ہی کہا کہ تنازع میں وقت گذر جانے کی وجہ سے میں مناسب سمجھتا ہوں کہ بجائے ۵۰۔۵۰ منٹ کے پہلی تقریر ۲۰۔۲۰ منٹ کی ہو۔ اس اعلان کو سنکر ہمیں سخت حیرت ہوئی۔ کیونکہ پبلک میں سے کسی نے بھی کمی وقت کی خواہش ظاہر نہیں کی تھی۔ مگر چونکہ ہم اپنے تمام حقوق چھوڑ چکے تھے۔ اسلئے کچھ نہ بول سکے۔ اگرچہ وقت کم کئے جانے کی وجہ سے تمام اعتراضات تو بیان نہ ہو سکے جو کئے جانے تھے مگر جس قدر اعتراضات کئے گئے۔ ان میں سے کسی ایک کا جواب بھی آریہ مناظر نہ دے سکا۔ مثال کے طور پر ویدوں میں کئی ایک جگہ الحاق ثابت کیا گیا۔ اختلاف دکھایا گیا۔ اور بتایا گیا۔ کہ ویدوں میں بیٹی کے ساتھ سہاگم کرنے کی اجازت کا اشارہ نکلتا ہے۔ جب بتلاتے ہیں کہ ازل سے ہر دنیا میں یہی چاروں وید نازل ہوتے ہیں۔ اور ہمیشہ چار ہی رشیوں کو ملتے ہیں سادہ بھی اسلئے کہ وہی چار آدمی پوتر ہوتے ہیں۔ کیا غیر محدود زمانہ سے لیکر اسوقت تک ہر دنیا کی ابتدا میں صرف چار ہی مکتی خانہ سے نکلتے ہیں۔ کیا کبھی دو یا تین یا ایک نہیں ہو جاتا یا چار سے زیادہ نہیں ہو جاتے۔ اس کی معقول وجہ بتلایئے۔ پھر کہا گیا کہ اتھرو وید سارے کا سارا ہی پیچھے بنایا گیا ہے۔ ورنہ اس کے وید ہونے کا ثبوت دو۔ تمام ویدوں میں تین ہی ویدوں کا ذکر آتا ہے۔ چوتھے وید یعنی اتھرو وید کا ذکر تک بھی نہیں۔ پھر جن پر وید کا نزول مانا جاتا ہے۔ ان کے نام ہی فرضی ہیں۔ اگر کہو کہ بُعد زمانہ کی وجہ سے ان کے حالات مٹ گئے ہیں تو برہما بھی ان کے زمانہ کا ہے۔ اس کا نام کیوں اسوقت تک قائم ہے پھر بتایا کہ وید کی دعائیں نہایت عجیب ہیں۔ مثلاً اے پرمیشور سانپ پیدا کر۔ دھرم کی حفاظت کے لئے نٹ پیدا کر ناچنے والے لڑکے پیدا کر۔ حالانکہ ناچنے کے کام کو سوامی دیانند صاحب نے شہوت کے کاموں میں شمار کیا ہے۔ پھر دکھایا کہ وید نے پرمیشر کی ایسی صفات بیان کی ہیں کہ ایک معمولی انسان کے درجہ سے بھی اسے گرا دیا ہے۔ پھر وید کی بعض فحش ترین تعلیموں کا نمونہ دکھایا گیا۔ جن کو ایک شریف آدمی زبان پر بھی نہیں لا سکتا۔

غرضیکہ یہ اور اس قسم کے دیگر اعتراضات جس قدر بھی کئے گئے۔ ان میں سے ایک کا بھی معقول جواب آریہ مناظر نے نہ دیا۔ اور جو دُور از حقیقت تاویلیں اس نے کیں۔ ان کو فوراً توڑ دیا گیا۔ پرکاش کے نامہ نگار نے اپنی ذلت اور فاش شکست کو چھپانے کے لئے خلاف واقعہ یہ بات لکھ دی ہے کہ آریہ مناظر نے نہایت معقول جواب دئے (کسی معقول جواب کا ذکر تو کر دیا ہوتا۔ تاکہ پبلک بھی معقولیت کا اندازہ لگا سکتی) جس کے متعلق ہم سمجھتے ہیں۔ اس کا ضمیر (اگر کوئی ہے) تو ساری عمر اسکو ملامت کرتا رہیگا۔

اگر پرکاش کا نامہ نگار اپنے اس بیان میں سچا ہے تو وہ ہمارے بیان کردہ اعتراضوں میں سے صرف پانچ اعتراض جن کو وہ نہایت ہی کمزور اور بودہ سمجھتا ہے۔ بمعہ آریہ مناظر کے جوابوں کو بھی شائع کر دے۔ اور پھر ان پر جو ہماری طرف سے جرح کی گئی تھی۔ اس کو بھی صحیح طور پر قلمبند کرے تاکہ پبلک خود موازنہ کر لے۔ کیا آریہ نامہ نگار ایسا کرنے کے لئے تیار ہے۔ ویدہ باید ✽

ہاں نامہ نگار نے ایک اعتراض یہ بھی کیا ہے کہ احمدی مناظر کو سنسکرت نہیں آتی تھی۔ پھر معلوم نہیں کہ اسکو ویدوں پر اعتراض کرنے کی کس طرح جرأت ہوئی۔ معلوم ہوتا ہے کہ نامہ نگار کو ستیارتھ پرکاش کا چودھواں باب بھول گیا ہے۔ کیوں مہاشہ جی سوامی دیانند تو آپکے نزدیک عربی کے بڑے فاضل ہونگے ورنہ بقول آپکے قرآن پر اعتراض کرنے کی کس طرح جرأت ہوئی۔ پس ہماری جرأت کو اس جرأت پر قیاس کر لیجئے۔ ہاں فرق صرف اتنا ہے۔ کہ سوامی دیانند نے غیر مستند ترجموں کو لیکر اعتراض کئے ہیں۔ ہم خود اس شخص کا ترجمہ لیکر اعتراض کرتے ہیں۔ جو پانچ ہزار برس سے گمشدہ ویدوں کی تعلیم کو از سرِ نو دنیا میں قائم کرنے اور ویدوں کے صحیح مفہوم سے لوگوں کو آگاہ کرنے کا مدعی تھا۔ یعنی خود سوامی دیانند سرسوتی ✽

دوسرے دن یعنی ۲۳ر نومبر کی رات کو قدامت روح و مادہ پر بحث تھی اسکے متعلق پہلی تقریر ہماری تھی جو ۵۰ منٹ کی تھی۔ صدر صاحب نے اُٹھتے ہی اسکے متعلق بھی اعلان کر دیا کہ ۳۰ منٹ کی پہلی تقریر ہوگی اسپر پوچھا گیا کہ کل تو تنازع میں وقت گذر جانے کا عذر تھا۔ آج کیا وجہ ہے۔ مگر چونکہ وجہ کوئی بھی نہیں۔ اسلئے مجبوراً انھیں ۵۰ منٹ ہی تسلیم کرنے پڑے۔ ۵۰ منٹ کی تقریر میں ہم نے یہ ثابت کیا کہ اگر ہم روح اور مادہ کو ازلی تسلیم کرلیں تو پھر پرمیشر کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ اور اگر کچھ رہ بھی جائے۔ تو وہ ایسا نکما اور ناقص پرمیشر ہوگا جس کا وجود اور عدم برابر ہوگا۔ اور پھر ویدوں کے حوالوں سے ثابت کیا گیا کہ وہ بھی ہماری تائید کرتے ہیں۔ اور چند اور عقلی دلائل دئے یہ تقریر چونکہ لمبی تھی۔ اور یہ رپورٹ کُل تو کہاں اسکے خلاصہ کی بھی متحمل نہیں ہو سکتی۔ اسلئے اسکو علیحدہ شائع کیا جائیگا۔ اس تقریر میں یہ بات مدنظر رکھی گئی تھی کہ ہمارے دلائل پر جو سماج کی طرف سے اعتراض ہو سکتے تھے۔ ان سب کے جواب بھی ساتھ ہی ساتھ دیدئے گئے۔ اور یہ ایک ایسی بات تھی جسکی وجہ سے آریہ مناظر ان دلائل پر کوئی جرح نہ کر سکا۔ بلکہ قرآن شریف کی بے تعلق آیات پر اعتراض کرنا شروع کر دیا۔ مثلاً قرآن کا خدا مکار ہے وغیرہ۔ صدر صاحب کو توجہ دلائی گئی کہ کیا آپ ان اعتراضات کی اجازت دیتے ہیں۔ فرمانے لگے آپ تو اپنے تمام حقوق چھوڑ بیٹھے ہیں۔ میرے نزدیک یہ اعتراضات درست ہیں۔ خیر ہم نے قرآن شریف پر جو اعتراضات کئے گئے تھے۔ ان سب کے جواب دئے۔ اس بحث میں آریہ مناظر کی حالت قابل دید تھی۔ بے کسی اور بے بسی کا عجیب عالم تھا۔ کسی بات کا جواب بن نہیں پڑتا تھا۔ اور ہر آریہ اپنے مناظر کی یہ حالت دیکھ کر سر جھکائے بیٹھے تھے۔ اور مسلمان اسلام کی اس نمایاں فتح کو دیکھ کر ...... خوش ہو رہے تھے۔ بالآخر مسلمانوں نے خوشی کے جوش میں اللہ اکبر کے نعرے بلند کئے۔ اور اس عظیم الشان کامیابی پر اللہ تعالیٰ کا شکر کرتے ہوئے ہم اپنے گھروں کو مظفر و منصور واپس آگئے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک والسلام

ہندوستان کی خبریں

گورنمنٹ ہند کی آئیندہ پالیسی کا اظہار دہلی۔ ۲۶ نومبر۔ پنجاب چیمبر آف کامرس کے ایک وفد کے ایڈریس کے جواب میں حضور وائسرائے نے تقریر کرتے ہوئے گورنمنٹ کی پالیسی میں جو تبدیلی حال میں واقع ہوئی ہے اس کے متعلق بیان کیا کہ گورنمنٹ اشیائے خوردنی کی ارزانی کی سیاسی اہمیت سے بخوبی واقف ہے۔ امید ہے کہ غلہ کا نرخ ارزاں ہو جائیگا۔ اور اس سے عام طور پر زیادہ امن پیدا ہو گا۔ وائسرائے نے فرمایا کہ بعض حلقوں میں گورنمنٹ کی پوزیشن کو غلط طور پر سمجھا گیا ہے۔ گورنمنٹ کو اپنی طاقت اور اختیارات کا پورا پورا علم ہے۔ اور اسے یقین ہے کہ تمام مطیع قانون لوگوں کی امداد اسکے ساتھ ہو۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ گورنمنٹ نے سخت کارروائی کرنے سے پہلو تہی کی جسکا ممکن ہے کہ غلط مطلب سمجھا جاتا۔ لیکن حال کے واقعات نے لازمی کر دیا ہے۔ کہ اگر ضرورت ہو تو قانون کے احترام اور بعض علاقوں میں بقائے امن کے لئے گورنمنٹ کی پوری طاقت کام میں لائی جائے۔ بعض علاقوں میں دہشت انگیزی اور جبر سے کام لیا گیا ہے۔ جو تشدد کی دوسری صورت ہے۔ اور اس لئے خلاف قانون ہے ایسی باتوں کی اجازت نہ دی جائیگی۔ اور امن پسند باشندوں کی حفاظت اور ان کے جائز مشغلوں میں مصروف رہنے کا تحفظ کیا جائیگا۔ اور غلط کار لوگوں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائیگا۔ گورنمنٹ کی یہ خواہش نہ تھی کہ پولیٹیکل پارٹیوں کی جائز سرگرمیوں میں خواہ وہ گورنمنٹ کے کتنے ہی خلاف ہوں مداخلت کرتی تاہم وہ کسی سیاسی سرگرمی کو ملک کے تشدد یا دہشت انگیزی یا جبر یا دیگر ناجائز طریقوں سے اپنی مرضی کے تابع کرنے کی اجازت نہیں دیسکتی۔

افغانستان اور برطانیہ کے درمیان عہد نامہ دہلی۔ ۲۳ نومبر۔ گورنمنٹ افغانستان کی طرف سے اس امر کا تحریری اطمینان حاصل ہو جانے پر کہ جلال آباد غزنی اور قندھار کے علاقہ میں کوئی روسی سفارت خانہ بنانے کی اجازت نہیں دیجائیگی۔ ۲۲ نومبر کو گورنمنٹ افغانستان کے ساتھ ایک عہد نامہ دوستی پر دستخط ہو گئے۔ برطانیہ نے افغانستان کا ایک سفیر رہیگا۔ اور کابل میں برطانیہ کا۔ ہندوستان میں بھی اور سرحدی علاقہ میں بھی افغانستان کے قونصل رہیں گے۔ افغانستان کو پہلے ہندوستان کے رستے سامان جنگ منگانے کا جو حق تھا۔ وہ پھر بحال کر دیا گیا ہے۔

صوبہ دہلی میں قانون مجالس باغیانہ کا نفاذ صوبہ دہلی پر چھ ماہ کے لئے قانون مجالس باغیانہ نافذ کیا گیا ہے۔ اور چیف کمشنر نے جمعیت الانصار جمعیت الاحرار اور دیگر ایسی جماعتوں کو خلاف قانون قرار دیا ہے ایسا ہی لکھنؤ میں بھی۔ رضا کاران خلافت و کانگرس اور قومی رضا کاروں اور دیگر ایسی جماعتوں کو خلاف قانون قرار دیا گیا ہے۔

پنجاب میں والینٹر کور خلاف قانون قرار دئیے گئے گورنمنٹ پنجاب نے انڈین کرمینل امینڈمنٹ ایکٹ ۱۹۰۸ء کی دفعہ ۱۶ سب سیکشن (۲) کے ماتحت حاصل شدہ اختیارات سے کام لیتے ہوئے۔ ایک اعلان کے ذریعہ کانگرس اور خلافت کی والینٹر کوروں اور دیگر ایسی ہی انجمنوں کو جن کا مقصد قانون کے احترام اور امن و امان کے برقرار رکھے جانے میں دخل انداز ہونا ہے۔ خلاف قانون قرار دیدیا ہے۔ اس کے علاوہ اضلاع لاہور۔ امرتسر۔ شیخوپورہ میں امتناع مجالس باغیانہ نافذ کر دیا گیا ہے۔

آل انڈیا کانگرس کمیٹی کا اجلاس بمبئی۔ ۲۴ نومبر۔ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کا اجلاس ۲۲ نومبر کو بجائے سورت کے بمبئی میں ہی ۲۲ و ۲۳ نومبر کو منعقد ہوا۔

والینٹروں کے متعلق نئے انتظامات کانگریس کے اس اجلاس میں بہت سے رزولیوشن پاس کئے گئے۔ مثلاً فسادات بمبئی پر افسوس اور باشندگان بمبئی کو دوبارہ صلح صفائی کرنے پر مبارکباد تجویز کیا گیا کہ امن قائم رکھنے کیلئے والینٹر کور بنائی جائیں۔ جو ایک مرکزی انجمن کے ماتحت ہوں۔ والینٹر کور میں بھرتی ہونے کیلئے ایک عہد نامہ پر دستخط کرنے ہونگے۔ سرکاری وردی کی نقل نہیں کرنی ہوگی۔ بد چلن لوگوں کو بھرتی نہیں کیا جائیگا۔ اور یہ پاس ہوا کہ کانگرس کی

غیر ممالک کی خبریں

سلطان نجد کی مکہ کی جانب چڑھائی کا خطرہ لندن۔ ۲۴ نومبر۔ بحرین کی خبر ہے۔ کہ ابن سعود سلطان نجد نے سلطان ادریس پر فتح حاصل کی ہے۔ اور اس کے دارالسلطنت سیل پر قبضہ کر لیا ہے۔ لندن میں اس کے متعلق بتایا گیا ہے۔ کہ اگر فتح کی تصدیق ہو گئی۔ تو اس کا یہ مطلب ہے گا۔ کہ ابن سعود کا وقار بڑھ جائیگا۔ اور وہ مکہ شریف کے خلاف پھر نقل و حرکت کریگا۔

معاہدہ افغانستان پر شہنشاہ معظم کیطرف سے مبارکباد لندن۔ ۲۴ نومبر۔ بادشاہ سلامت نے امیر افغانستان کو ایک برقی پیغام بھیجا ہے جس میں امیر کے بزرگوں اور حکومت برطانیہ کے درمیان پرانے دوستانہ تعلقات کے بحال ہو جانے پر سچی خوشی کا اظہار کیا گیا ہے۔

ایک دن میں تین سو طلاق ۲۱ نومبر کو سر ہنری ڈیوک نے ۲۹۰ مقدمات طلاق کا فیصلہ لندن میں کیا ہے۔

جرمنی میں ایک اور رنگ کے کارخانہ کی تباہی برلن۔ ۲۳ نومبر۔ لڈوگشافن میں ایک اور کارخانہ رنگ سازی میں دھماکا ہوا۔ عمارت بالکل تباہ ہو گئی۔ دو آدمی مر گئے۔ اور ساٹھ آدمی زخمی ہوئے۔

قسطنطنیہ میں عیاشی کی کثرت دول متحدہ کی پولیس کی رپورٹ سے ظاہر ہے۔ کہ قسطنطنیہ میں آجکل ۲۴۲۸ روسی عورتیں باضابطہ لائسنس یعنی اجازت لیکر پیشہ کرتی ہیں۔ اور دو سو عورتیں پولیس کی نگرانی میں ہیں۔ جن کو ابھی تک لائسنس نہیں ملا۔ ان عورتوں میں تین سو سے زاید ناخواندہ ہیں۔ اور باقی لکھی پڑھی۔

زہریلی گیس اور ہوائی جہاز واشنگٹن۔ ۲۳ نومبر۔ ۵ طاقتوں کی ڈیلیگیٹ کمیٹی بحری فوجوں کی تخفیف کے معاملہ پر خفیہ اجلاس کر رہی ہے۔ اس نے ایک سب کمیٹی قائم کی ہے۔ تاکہ

ہوائی جہازوں۔ زہریلی گیس و دیگر سامان حرب کے متعلق غور کرے۔

روسی افسران خزانہ کو سزائے موت لندن ۔۱۴ر نومبر۔ سوویٹ کے خزانہ جواہرات کے ۱۹ افسروں کو جنہوں نے کئی لاکھ پونڈ کے جواہرات پلاٹینیم اور سونا چرا لیا تھا۔ موت کی سزا دی گئی۔

عہدنامہ فرانس و ٹرکی لندن ۔۱۸ر نومبر۔ گورنمنٹ فرانس نے فرانس اور کمالیوں کے عہدنامہ کے متعلق برطانیہ کو جو جواب بھیجا ہے۔ وہ دوستانہ لہجہ میں ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ ترکی علاقہ کا خالی کیا جانا اس بات پر منحصر ہے۔ کہ غیر ترک کم تعداد قوموں کی حفاظت کے متعلق طمانیت ہو جائے۔ اور خواہش ظاہر کی ہے۔ کہ انگورہ کے ساتھ جو عہدنامہ ہم نے کیا ہے۔ عام طور پر ترکی کے ساتھ بھی کیا جائے۔ تاکہ مشرق قریب کا مسئلہ حل ہو جائے۔

واشنگٹن کانفرنس واشنگٹن ۔۱۸ر نومبر۔ آبدوز کشتیوں کی تعداد اور پیمانہ کم کرنے کے متعلق برطانوی ڈیلیگیٹ مسٹر بالفور نے جو تجویز پیش کی ہے معلوم ہوتا ہے کہ امریکہ اس سے اتفاق نہ کرے گا۔ عذر یہ ہے۔ کہ امریکہ کا ساحل ۶۵۰۰۰ کیلو میٹر لمبا ہے۔ اور جب جنگی جہازوں کی تعداد کم ہو جائے تو ساحل کی حفاظت کیلئے آبدوزوں کا ہونا ضروری ہے۔ برطانیہ کے اس فیصلہ کو کہ چار جنگی جہازوں کی تعمیر ملتوی کی گئی ہے۔ امریکہ میں بنظر اطمینان دیکھا گیا ہے۔ لیکن امریکہ کے جنگی جہازوں کی تعمیر ملتوی ہونے کی امید نہیں ہے۔

انگلستان و جاپان کے اتحاد میں چین کی مخالفت واشنگٹن ۱۹ر نومبر۔ ایک مستند بیان مظہر ہے کہ چین انگلستان اور جاپان کے اتحاد کی تجدید کے خلاف ہے۔ اور جاپان کے ساتھ جو عہدنامہ چین نے کیا ہے۔ اس کی تنسیخ کا خواہاں ہے۔

برطانیہ بم پھینکنے کی تائید میں واشنگٹن۔ کانفرنس میں ہوائی جہازوں سے بم پھینکنے کی مخالفت کی گئی تھی۔ مگر برطانیہ کی بحری پالیسی کے متعلق ایک مستند بیان شائع ہوا ہے۔ کہ شہروں پر ہوائی جہاز سے بم پھینکنا جائز ہے۔ کیونکہ اس سے دشمن پر اثر پڑتا ہے۔ حالانکہ آبدوز کشتیوں سے ایسا نتیجہ برآمد نہیں ہوتا۔

سلطنت برطانیہ کی آئندہ حالت لندن ۲۰ر نومبر۔ ایک پیام میں جو لندن کے ایک جلسہ طعام میں۔ ایچ ۔جی۔ ویلز کی طرف سے پڑھا گیا۔ سلطنت برطانیہ سے متعلق ایک عجیب وغریب پیشگوئی درج تھی۔ ایچ جی ویلز کا خیال ہے۔ کہ اب سے سو سال بعد سلطنت برطانیہ نیست و نابود ہو جائے گی۔ یہ سلطنت یا تو تہذیب کے نشوونما میں مصروف ہو کر آزاد سلطنتوں کے لئے جگہہ خالی کر دے گی یا بار بار خطرہ کی صورت میں رونما ہو کر جرمنی اور روما کی شہنشاہیت کی طرح پیوند زمین ہو جائے گی۔

ہمبرگ میں آتشزدگی برلن ۔۲۲ر نومبر۔ ہمبرگ میں آتشزدگی کی واردات میں ۱۳ بچے ہلاک اور ۱۴ زخمی ہوئے ہیں۔ آگ نلوں میں لگی۔ لوگ دروازوں کی طرف لپکے مگر وہ بند تھے۔

سابق خدیو مصر کی روانگی عباس حلمی پاشا سابق خدیو مصر قسطنطنیہ سے سوئٹزرلینڈ کو روانہ ہوئے ہیں۔

بلفاسٹ میں بلوے لندن ۔۲۱ر نومبر۔ ہفتہ گذشتہ دوپہر بلفاسٹ میں بلوے شروع ہوئے جن میں سنگ باری اور آتشباری بھی ہوئی۔ فوج کو طلب کیا گیا۔ جس نے فیر کئے۔ پولیس نے مشین گن بھی استعمال کیں۔

بولشویک ایک کانفرنس منعقد کرنا چاہتے ہیں۔ لندن ۔۲۲ر اکتوبر۔ بولشویک حکومت نے ایک لاسلکی پیغام ارسال کیا ہے۔ اور واشنگٹن کانفرنس کی منظور کردہ قراردادوں کے تسلیم کرنے سے اس لئے انکار کر دیا ہے۔ کہ بولشویک حکومت کو دعوت شرکت نہیں دیگئی۔ بولشویک حکومت نے چین۔ کوریا جاپان اور ہندوستان کو دعوت دی ہے۔ کہ ارکٹسک میں اپنے نمائندے بھیجیں۔ تاکہ اس جگہہ ایک نئی خودمختار مشرق بعید کی کانفرنس منعقد کی جائے۔

کلدار توپیں چرالی گئیں لندن ۔۲۳ر نومبر۔ ونڈسر کی وکٹوریہ بارکوں سے ۲ کلدار توپوں اور ۲۱ رائفلوں کی دلیرانہ چوری کا پتہ لگنے سے ایک سنسنی کا عالم پیدا ہو گیا ہے۔ یقین کیا جاتا ہے کہ اس چوری کے مرتکب وہ لوگ ہوئے ہیں۔ جو بارکوں کے باہر رہتے تھے۔

ہسپانیہ اور مراکش میں چپقلش لندن ۔۲۱ر نومبر۔ میڈرڈ کا تار مظہر ہے کہ مراکش بھیجے ایک سرکاری مراسلہ میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ ہسپانوی فوجوں نے مقام داز میدہ کو تاخت و تاراج کر کے تسخیر کر لیا۔

شہزادی میری کی شادی لندن ۔۲۲ر نومبر۔ ایک سرکاری اعلان شائع ہوا ہے۔ کہ بادشاہ اور ملکہ اپنی بیٹی شہزادی میری کی انگلستان کے ارل ہیروڈ کے فرزند کلاں وائیکونٹ لیسلز کے ساتھ شادی ہونے کا بڑی خوشی سے اعلان کرتے ہیں۔ جن کو اپنے والد کے چچا سے بیس لاکھ پونڈ ورثے میں ملے ہیں۔

روئی کے کپڑے پر محصول کے خلاف مانچسٹر کی بے چینی لندن ۔۲۲ر نومبر۔ مانچسٹر کے کارخانجات پارچہ بافی کے مالکوں اور کاریگروں کا ایک مشترکہ جلسہ مانچسٹر میں ہوا۔ جس میں ہندوستان میں مانچسٹر کے کپڑے محصول کے خلاف اظہار ناراضگی کا ریزولیوشن بالاتفاق رائے پاس ہوا۔

یونانی فوج میں تخفیف ایتھنز ۔۲۳ر نومبر۔ نیم سرکاری طور پر بیان ہوا ہے کہ عنقریب حکم جاری ہونے والا ہے۔ کہ ۱۹۱۳ء اور ۱۹۱۴ء کے بھرتی شدہ جوانوں کی پلٹنیں توڑ دی جائیں۔

انگورہ اور روس کا معاہدہ لندن ۔۲۲ر نومبر۔ انگورہ گورنمنٹ سوویٹ روس اور آنروئے قفقاز کی جمہوری ریاستوں کے عہدنامہ پر ۱۳ر اکتوبر کو قارص میں دستخط ہوئے۔ اس عہدنامہ کے رو سے آنروئے قفقاز کی ریاستوں کے ساتھ جو معاہدے پہلے ہوئے تھے وہ سب منسوخ ہو گئے۔ بجز اس معاہدہ کے جو مارچ ۱۹۲۰ء میں روسیوں اور ترکوں کے مابین ماسکو میں ہوا تھا۔ اور قرار پایا کہ ٹرکی سے متعلق